کیا غوث اعظم
وہابی تھے؟
غیر مقلد وہابیوں کے اعتراضات کے جوابات
مصنف
شیخ الحدیث حضرت مفتی فیض احمد اویسی
Copy Right (c) IslamiEducation.com

کیا غوث اعظم وہابی تھے؟

شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی فیض احمد اویسی

بسم الله الرحمٰن الرحیم ہ

الحمدلله رب العلمین ط والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسوله الکریم وعلیٰ اله وصحبه رابنه الغوث الباھر السلطان محی الدین السید عبدالقادر قدس سرہ النورانی وعلی اولیاء امته اجمعین ہ

اما بعد! کسی نے مجھ سے سوال کیا کہ۔

کیا غوث جیلانی وھابی تھے؟

اور خود میں نے بھی اپنے پڑوسی خطیب سے بار ہا سنا کہ تمہارے پیر پیران تو ہمارے ہم مذہب یعنی وہابی غیر مقلد تھے۔ (معاذاللہ) میں نے اپنی جماعت اور سائل کو تسلی دی کہ یہ ان کی طفل تسلی ہے بلکہ یہود ونصاریٰ کی وراثت کہ وہ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کیلئے کہتے کہ (معاذاللہ) ابراہیم علیہ السلام یہودی ونصرانی تھے تو جیسے اللہ نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام میں یہودیت ونصرانیت کا نشان تک نہ تھا اور ابراہیم علیہ السلام نبی وخلیل تھے۔ ایسے ہی ہم کہیں گے کہ غوث اعظم میں وہابیت کا نام تک نہ تھا اور سیدنا غوث اعظم پیران پیر تھے لیکن چونکہ یہ لوگ عوام کو بہکانے کے استاد ہیں کہ جو بات منوانا چاہیں ہزاروں جھوٹ بول کر بھی منوانے کی سعی فام کرتے ہیں کچھ اس مسئلہ میں بھی انکا یہی وطیرہ ہے لیکن ہر زمانہ میں چور ہوتے ہیں تو ساتھ ان کے لئے سرکوب بھی پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ لکل فرعون موسٰی۔ (ہر فرعون کیلئے موسٰی ہوتا ہے) عربی کا مشہور مقولہ ہے۔ اگر چہ شروع میں اس غلط نسبت کو خوب اچھالا گیا لیکن ہمارے علماء مشائخ کو اللہ خوش رکھے ہر جگہ ان کی ناکہ بندی کردی۔ دلائل سے عوام کو مطمئن کیا کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ چونکہ فقہ میں امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے مقلد تھے اسی لئے ان کی فقہ کے مطابق رفع یدین کا ذکر غنیۃ الطالبین میں ہے اور یہ ضروری نہیں کہ جو بھی رفع یدین کرے اور آمین بالجہر کہے وہ وہابی ہے اگر ان کا یہ قاعدہ مان لیا جائے تو کل شیعہ مالکی فقہ پر عمل کرنے والوں کیلئے دعوٰی کریں گے کہ یہ شیعہ ہیں اس لئے کہ یہ ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتے ہیں خوب جتنا رنگ کے کالے سب باپ کے سالے۔ اس رسالہ میں وہابیوں غیر مقلدین کے ان تمام سوالات کے جوابات جمع کئے گئے ہیں جو سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ

کیلئے وہابی ہونے کے ادہام وہابیوں کے دماغ میں جمع ہوئے ہیں اسی لئے اس کا نام ہے، الضربات الاولینیہ اعناق الوہابیہ عرف کیا غوث اعظم وہابی تھے۔

وما توفیقی الا بالعلی العظیم۔ وصلی اللہ علی حبیبه الکریم الامین وعلی آله واصحابه اولیاء امته اجمعین

فقط والسلام

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور۔ پاکستان

27 صفر 1411ھ بروز شنبہ

تمہید

بڑھیا کا بیڑا نامی رسالہ بڑے عرصہ سے ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوتا چلا آ رہا ہے درجنوں بار چھپا ہے باوجودیکہ مدت سے اس کے ابتداء میں مخالفین کو اس کی تردید کی دعوت بھی دی گئی لیکن بفضلہٖ تعالےٰ مخالفین کی طرف سے کسی قسم کی تردید دیکھنے سننے میں نہیں آئی۔ السکوت من الرضا تائید سمجھی جاتی ہے اسی لئے فقیر اس سے بھی تردید کے فکر سے بے فکر ہوگیا لیکن صدی کی تبدیلی پر مخالفین نے رنگ بدل کر پُرانے سوالات ملا کر جدید بے ڈھب اعتراضات شائع کرنے شروع کر دیئے ہیں فقیر

ع۔ وهی رفار بے ڈهنگی جو پهلے تهی وه اب بهی هے۔

کا تصور کر کے اپنے دوسرے مشاغل میں لگا رہا لیکن کارکنان مکتبہ اویسیہ رضویہ نے رسالہ مذکورہ کے جدید ایڈیشن کی اشاعت پر چند ضروری سوالات کے جوابات لکھنے پر مجبور فرمایا۔ اگرچہ یہ سوالات مع جوابات فقیر نے اپنی کتاب ہدیۃ السالکین فی غنیۃ الطالبین میں لکھ دیئے ہیں۔ لیکن رسالہ ہذا کی مناسبت پر چند سوالات مع جوابات یہاں عرض کرتا ہے۔ وما توفیق الا باللہ العلی العظیم

سوال :- شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نماز میں رفع یدین کرتے تھے سنی حنفی بریلوی ان کے خلاف کیوں؟ ان کے اس عمل سے تو ثابت ہوتا ہے کہ وہ بھی اہلحدیث وہابی تھی۔ (معاذ اللہ)

جواب :- یہ سوال عموماً غیر مقلدین عوام اہلسنت کے بہکانے کی غرض سے پیش کرتے ہیں۔ اہل علم کے

سامنے ایسی بات کرنے سے شرماتے ہیں۔غیر مقلدین (کو غنیۃ الطالبین) نامی کتاب سے دھوکہ لگا ہے اور وہ دھوکہ صرف کم علمی کی وجہ سے ہے ورنہ محققین علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ یہ کتاب سیدنا غوث اعظم جیلانی رضی اللہ عنہ کی نہیں۔

1۔شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ہرگز نہ ثابت شدہ کہ اس تصنیف آنجناب است اگر چہ انتساب بآنحضرت۔(دارود 12 حاشیہ نبراس)

بڑی تحقیق کے بعد کہیں سے یہ ثبوت نہیں ملا کہ غنیۃ الطالبین سیدنا غوث اعظم جیلانی کی تصنیف ہے اگر چہ اس کا انتساب ان کی طرف منسوب ہے۔

2۔حضرت علامہ مولانا عبدالعزیز پرہاروی رحمۃ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

ولا یغرنك وقوعه فی غنیة الطالبین منسوبة الی الغوث اعظم عبدالقادر جیلانی قدس سره غیر صحیة والاحادیث المضوعه فیها وافرة.(شرح العقائد بالنبر وس ص 355 وکوثر النبی از موصوف مذکورہ)

ترجمہ: تجھے اس سے دھوکہ نہ ہو کہ بعض مسائل غنیۃ الطالبین میں احناف کے خلاف ہیں اور وہ غنیۃ سیدنا غوث پاک کی طرف منسوب ہے۔یہ انتساب تو بالکل ہی غلط ہے۔کیونکہ اس میں بہت سی احادیث من گھڑت و موضوع درج ہیں۔

3۔مولانا عبدالحی لکھنوی فرماتے ہیں

ان الغنیة لیس من تصانیف الشیخ محی الدین رضی الله عنه انه ط نثبت ان الغنیه من تصانیفه وان اشتهر انتسابها الیه۔ (الرفع والتکمیل فی الجرح والمتعدیل)

غنیۃ الطالبین حضرت شیخ محی الدین جیلانی ہرگز نہیں ان کی تصانیف میں ان کا نام ونشان نہیں ملتا۔اگر چہ اس کا انتساب ان کی طرف مشہور ہے۔

4۔ فتاوٰی نظامیه ص 235 ج 2متموله جامع الفتاوٰی میں ہے کہ بڑے بڑے علماء دن ومؤرخین نے لکھا ہے کہ یہ کتاب حضرت سید عبدالقادر جیلانی کی نہیں ہے یہ کوئی اور عبدالقادر ہے۔اگر غنیۃ الطالبین سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی تصنیف وہابیہ غیر مقلدین کو تسلیم ہے اور صرف اسی کے بل بوتے حضور غوث اعظم رضی

اللہ تعالٰی عنہ کو اپنا ہم مسلک سمجھتے ہیں، تو پھر یہ سودا نہیں گاٹا دیگا کیونکہ غنیۃ الطالبین ان کے مذہب یعنی وہابیہ کے بھی خلاف ہے۔اس کی تفصیل آئے گی۔(انشاءاللہ)

جواب نمبر 2: غنیۃ الطالبین حنبلی فقہ پر لکھی گئی ہے اور امام حنبل رضی اللہ تعالٰی عنہ کے اجتہاد میں رفع یدین اور آمین بالجہر ہے اور ہم ہر امام مجتہد کو حق مانتے ہیں لیکن تقلید میں اپنے امام کے اجتہاد کو ترجیح دیتے ہیں جیسا کہ بحث التقلید میں اس کی تحقیق سے واضح ہے اور صرف رفعیدین اور آمین بالجہر لے لینا اور غنیۃ الطالبین کے باقی مسائل سے منہ پھیرنا کہاں کی دیانتداری ہے کیا تومنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض کتاب کے بعض پر ایمان لاتے ہیں اور بعض کا انکار کرتے ہیں کی بیماری کا دور تو سر نہیں چڑھ گیا۔سینکڑوں مسائل غنیۃ میں ایسے ہیں جو غیر مقلدین کے لئے تلوار ہیں۔اگر وہ ہم پر ان رفعیدین اور آمین بالجہر سے اپنے قائل کرنا چاہتے ہیں تو وہ غنیۃ کے دوسرے مسائل وعقائد کو مان لیں اور ان پر عمل کر دکھائیں تب ہم سمجھیں کہ اپنے دعوٰی میں سچے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ (غیر مقلدین) زہر کا پیالہ تو پی لینا منظور کر لیں گے لیکن غنیۃ کے ان عقائد و مسائل کو ہرگز تسلیم نہ کریں گے۔ان مسائل وعقائد کا نمونہ ہم نے اپنی کتاب ہدیۃ السالکین میں لکھ دیا ہے۔

سوال: لوگ غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اتنا بڑھا چڑھا کر مانتے ہو کہ (نبی علیہ السلام) کے بعد اگر کسی کا مرتبہ ہے تو وہ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کا ہے یہاں تک کہ ہم نے کسی دیوبندی حنفی سے سنا کہ بریلوی اہلسنت شیخ مذکورہ کو تیسرا خدا مانتے ہیں تو پھر اتنا بہت بڑے پیر کو کسی تقلید کی کیا ضرورت بالخصوص امام احمد حنبلی کی جب کہ تمام آئمہ اربعہ کے چہارم نمبر پر ہیں۔وہ اتنے بڑے پیر تھے تو انہیں مسائل شرعیہ میں خود اجتہاد کرنا لازمی تھا یا مقلد بننا تھا تو کسی بڑے امام کا۔

جواب: یہ بھی ان کا افترا ہے ورنہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو صرف اولیاء سے افضل مانتے ہیں نہ کہ انبیاء وصحابہ واہلبیت سے۔

تمھید الجواب

واقعی ہم غوث اعظم کو اس طرح مانتے ہیں۔

غوث اعظم درمیان اولیاء

چوں مصطفٰے درمیان انبیاء

(صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، علیھم السلام)

لیکن جس دیوبندی نے یہ کہا کہ بریلوی اہلسنت غوث اعظم کو تیسرا خدا مانتے ہیں یہ اس کا منجملہ ان مفتریات کے ہے جس طرح تم ہمارے اوپر افترا بازی کرتے ہو جس کا جواب ہمارے ہاں صرف اتنا ہے۔

انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون۔ بیشک جھوٹا افتراء بے ایمان لوگ کرتے ہیں۔

یاد رہے کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ جملہ اولیاء کرام سے افضل ہیں اور اولیاء سے عرف شرعی ولایت مراد ہے اس سے صحابہ کرام واہلبت عظام اور امام مہدی وعیسٰی علیہ السلام مستثنٰی ہیں۔اس کی تفصیل وتحقیق فقیر کی کتاب قدم غوث اعظم براولیائے جملہ عالم میں پڑھئے۔

تحقیق الجواب

ہمارا عقیدہ ہے کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ ایک انسان اور بشر تھے لیکن ولایت ومحبوبیت میں اولیاء کرام میں (باستثناء۔تفصیل فقیر کی کتاب شرح حدائق میں دیکھئے) سب ہیچ اور آپ سب کے سرتاج جسے ولایت کے درجات ومراتب وکمالات معلوم ہیں وہ متفق ہوکر بارگاہ غوثیت میں عرض کرتے ہیں۔

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلٰی تیرا

اس بناء پر ہم غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو ولایت کے جمیع مراتب اور کمالات جامع مانتے ہیں۔ نہ ہم انہیں خدا مانتے ہیں نہ خدا کا شریک نہ جزہاں انہیں محبوب خدا ضرور مانتے ہیں اور یہی ایک مسلمان کا عقیدہ رہنا چاہیئے۔لیکن جن کے دلوں میں مرض ہو تو ان کا علاج ہمارے پاس نہیں۔

باوجود اینهمه

الحمدللہ وہ مقلد تھے غیر مقلد نہیں تھے اس کی وہی وجہ تھی کہ ائمہ اربعہ کی تقلید پر جمیع است کا اجماع ہو گیا پھر آپ نے اپنے نانا کریم رؤف رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی امت میں افتراق ونفاق کا دروازہ ہمیشہ کیلئے بند کر دیا۔تاکہ آنے والی نسل کو یقین ہو کہ جب اتنا بہت بڑا غوث تقلید شخصی کے نہ صرف قائل بلکہ عامل ہیں۔تو پھر اس سے جو بھی

پھر یگاوہ شذشذ فی النار۔کا مصداق ہوگا۔ورنہ آپ چاہتے تو اپنے اجتہاد سے آیات واحادیث سے ہزاروں مسائل کا استنباط فرماتے لیکن نہیں امت کے حال پر ترس کھا کر شیرازہ بکھارنے کے بجائے تقلید کے باب کو اور مضبوط تر بنادیا۔ورنہ بہجۃ الاسرار میں ہے کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ مجتھد فی المذہب تھے آپ اجتہاد کرتے تھے ان کا اجتہاد کبھی تو مسلک شافعی پر ہوتا اور کبھی مسلک حنبلی پر۔ یہ مشہور ہے کہ آپ مذہب حنبلی پر تھے اور بغداد میں اکثریت علماء حنابلہ کی ہی تھی چونکہ امام احمد بن حنبل بھی بغداد میں رہے اس لئے ان کی تعلیمات کا اثر زیادہ تھا آپ کا مقبرہ بھی بغداد میں ہی ہے۔ پہلے حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالےٰ عنہ بھی بغداد میں رہے پھر حضرت امام احمد بن حنبل کو بغداد میں چھوڑ کر خود مصر چلے گئے۔ جناب غوث الاعظم حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ سے بعض فقہی مسائل میں اختلاف رکھتے تھے۔چنانچہ آپ نے اپنی کتاب میں بہت سے مقامات پر لکھا ہے۔قال الامام احمد قال امامنا احمد۔آپ حضرت امام احمد بن حنبل کے بڑے مداح تھے۔

شیخ قدوہ ابوالحسن علی بن الہیتی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت سید عبدالقادر جیلانی اور شیخ بقا بن بطور کے ساتھ حضرت امام احمد بن حنبل کی قبر کی زیارت کی میں نے دیکھا کہ حضرت امام حنبل بہ نفس نفیس قبر مبارک سے باہر تشریف لائے اور سیدنا عبدالقادر کو اپنے سینے سے لگایا اور ایک اعلیٰ خلعت پہنائی اور کہا۔عبدالقادر !ابو علمِ شریعت،علمِ طریقت،علم حال وعلم فعل الرجال اللہ تعالےٰ نے آپ کے سپرد کردیئے ہیں۔

صاحبِ بہجۃ الاسرار نے ایک بڑا عجیب واقعہ لکھا ہے کہ ایک دفعہ عراق کے علماء کی طرف سے ایک فتوٰی آیا جس پر علماء عراق وعجم جواب دینے سے قاصر تھے سورت مسئلہ یہ تھی۔

فتوی غوثیه

کیا فرماتے ہیں علمائے سادات اس انسان کے بارے میں جس نے اس شرط پر اپنی بیوی پر تین طلاق کی قسم کھالی کہ اگر وہ ایسی عبادت خداوندی کرے جس میں ساری کائنات ارضی میں اس کا اس وقت کوئی شریک نہ ہوسکے ایسے حالات میں اسے کون سی عبادت کرنا ضروری ہے اور اگر وہ نہ کرسکے تو کیا اس کی بیوی کو تین طلاق دافع ہوجائیں گی۔

آپ نے فوری طور پر جواب لکھا کہ وہ شخص فوری طور پر مکہ مکرمہ میں آئے مطان کو خالی کرالیا جائے اور وہ تنہا طواف کرے اس طرح اس پر قسم دافع نہیں ہوگی۔(زھدۃ الآثار)

سوفقها لاجواب

تفریح الخاطر میں ہے کہ سوفقہائے بغداد آپ کی خدمت میں اس نیت سے آئے کہ آپ پر سوالات کی بوچھاڑ کر کے لاجواب بنائیں گے لیکن جب حاضر ہوئے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالٰے عنہ کی ہیبت چھا گئی آپ نے خود فرمایا کہ فلاں تیرا مسئلہ یہ ہے اس کا جواب یہ ہے اور اے فلاں تیرا مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے اسی طرح تمام کو اس کے سوال کے ساتھ جواب بھی بتایا۔(ملخصاً)

اسی لئے یہ نہ سمجھئے کہ آپ صرف ولایت کے سرتاج تھے بلکہ آپ میں فقاہت اور درجہ اجتہاد کی استعداد تھی لیکن چونکہ دورِ تقلیدی تھا اسی لئے آپ نے حد سے تجاوز نہ فرمایا تاکہ امت کو تقلید میں پختگی نصیب ہو۔ ورنہ نہ صرف بغداد بلکہ بیرون ممالک سے آپ کے ہاں شرعی فقہی سوالات کے فیوض و برکات سے لوگ بہرہ ور ہوتے ہیں۔

مؤرخ تاریخ کے اوراق الٹ کر غوث اعظم رضی اللہ تعالٰے عنہ کے دور کی کیفیت دیکھے تو کہہ اٹھے گا کہ عالمِ اسلام کو از سرنو بہار نصیب ہوئی تو حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالٰے عنہ کے دم قدم سے کہ آپ نے رات دن اسلام کیلئے اس کونے سے دوسرے کونے تک دورے کئے اور جگہ جگہ خلفاء بھیجے یہی وجہ ہے کہ آج کہ جملہ سلاسل طیبہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالٰے عنہ کے مرہون منت ہیں۔ کیا خوب ہے۔

بادشاہ ہردو عالم شاہ عبدالقادراست

سرور اولاد آدم شاہ عبدالقادراست

لطائف الغرائب میں حضرت خواجہ گیسودارز لکھتے ہیں کہ جب حضرت غوث اعظم نے بغداد میں یہ کہا کہ میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے۔ تو سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری اس وقت خراسان کے پہاڑوں میں مصروف عبادت تھے آوازِ غوثیہ سن کر آپ نے ایسی گردن جھکا کر پیشانی مبارک زمین سے جالگی اور فرمایا آپ کا قدم ہمارے سر آنکھوں پر۔ آپ نے فرمایا غیاث الدین کا بیٹا معین الدین تمام اولیاء سے گردن جھکانے میں آگے ہوگا اور وہ جلد ہی ملکِ ہند کا شہنشاہ بنے گا چنانچہ وہی ہوا جو آج ہم سب کو اعتراف ہے۔

سہروردیہ

شیخ ابوالنجیب سہروردی رضی اللہ تعالٰی عنہ آپ ہی کے فیض یافتہ ہیں۔ چنانچہ جب وہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو اپنے مریدین کو فرماتے کہ وضو کرلو اور اپنے دلوں کو نگاہ میں رکھو کہ اب ہم

اس بارگاہ میں حاضر ہونے والے ہیں جن کا دل براہِ راست اللہ سے علم حاصل کرتا ہے اور سلسلہ سہروردیہ کے بانی سید شیخ الشیوخ عمر شہاب الدین سہروردی رحمہ اللہ فرمایا کرتے کہ جو کچھ مجھے ملا ہے وہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے صدقے ملا ہے کسی نے خوب فرمایا

سلسلہ نقشبند اور شہر اجمیر و سہرورد
مخمور ہیں زبادہء فیضان دستگیر

نقشبندیہ

حضرت عارف باللہ عبداللہ بلخی نے خوارق الاحباب فی معرفۃ الاقطاب کے پچیسویں باب میں لکھا ہے کہ جناب غوث الاعظم نے ایک دن بخارا کی طرف رخ مبارک کر کے عام مجمع میں فرمایا کہ مجھے اس طرف سے ایک مزیدار خوشبو آ رہی ہے میری وفات کے 157 سال بعد اس جانب سے ایک مرد کامل پیدا ہوگا جس کا نام بہاؤ الدین نقشبند ہوگا وہ میری نعمت خاص سے حصہ لے گا اسی لئے حضور مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ بھئی کسی کو روحانی فیض ملا ہے وہ غوث اعظم سے ملا ہے اور آپ ہی مرکز ولایت اور قطبیت ہیں۔ (مکتوبات امام ربانی)

سلسلہء قادریہ

یہ سلسلہ تو ہے ہی آپ سے منسوب۔

خلاصہ یہ کہ آپ امور باطنہ میں مصروفیت کی وجہ سے فقہی امور میں امام احمد حنبل رضی اللہ تعالٰی عنہ کی تقلید اختیار فرمائی اور یہ آپ کے شایان شان کے خلاف بھی نہیں۔ امام حنبل رضی اللہ تعالٰی عنہ کی تقلید کے انتخاب میں دو پہلو علماء کرام نے بیان فرمائے ہیں۔

1۔ چونکہ آپ کے دور علاقہ میں زیادہ تر امام احمد حنبل رضی اللہ تعالٰی عنہ کی فقہ رائج تھی آپ نے افتراق و تشت سے بچنے کیلئے انہی کا انتخاب فرمایا تا کہ کسی دوسرے امام کی تقلید پر عوام میں انتشار نہ پھیلے۔

2۔ چونکہ امام حنبل رضی اللہ تعالٰی عنہ مسلک و مذہب کی اشاعت اتنا نہ تھی جتنا دوسرے ائمہ رضی اللہ تعالٰی عنہم کو رواج ہوا اسی لئے آپ نے عالم ارواح میں غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے استدعاء کی کہ آپ ان کے مسلک کو اختیار فرمائیں تا کہ انہی کی بدولت ان کے مسلک و مذہب کو سرفرازی کا موقع نصیب ہو۔ بہرحال وجہ کچھ بھی ہو غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ مقلد تھے۔ اپنے امام کی تقلید پر آپ نے رفع یدین وغیرہ کیا اس پر غیر مقلدین کو اپنے

استدلال پر بجائے خوشی کے رونا چاہیئے کہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقلد تھے۔ اور یہ بدعتی فرقہ نہ اِدھر کا نہ اُدھر کا۔

صدق اللہ العلی العظیم۔

لاالی ھؤلاء ولا الی ھؤلاء۔ (اللہ نے سچ فرمایا کہ یہ لوگ نہ ادھر کے نہ اُدھر کے)

امام احمد حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آرزو

حضرت مولانا علامہ عبدالقادر اربلی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ ایک دن آپکے دل میں تقلید مذہب کا خیال پیدا ہوا تو اسی رات دیکھا کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بمع جمیع صحابہ کرام تشریف فرما ہیں اور امام احمد بن حنبل اپنی داڑھی پکڑ کر کھڑے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کر رہے ہیں۔

یارسول اللہ اپنے پیارے بیٹے محی الدین سید عبدالقادر کو فرمایئے کہ اس بڈھے کی (یعنی میری) حمایت کرے آپ نے تبسم فرماتے ہوئے کہا اے عبدالقادر اس کی عرض قبول کر تو آپ نے ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرتے ہوئے ان کی التماس قبول کر لی اور صبح کی نماز مصلے حنبلی پر پڑھی اور اس دن امام کے علاوہ دوسرا کوئی مقتدی نہ تھا کہ جماعت کرائی جاسکتی آپ کے تشریف لانے سے ہی خلقت کا اس قدر ہجوم ہوا کہ تل دھرنے کی جگہ نہ رہی۔ راوی کہتا ہے کہ اگر حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس دن مصلی حنبلی پر نماز نہ پڑھاتے تو حنبلی مذہب صفحۂ ہستی سے مٹ جاتا۔

مزار سے نکل کر

ایک دن حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام احمد حنبل کی قبر کی زیارت کرنے کو اولیاء کرام کی جماعت کے ساتھ نکلے تو دیکھا کہ امام احمد ہاتھ میں ایک قمیض لئے قبر سے نکلے اور غوث اعظم کو دی اور معانقہ کیا پھر فرمایا سید عبدالقادر علم شریعت وطریقت اور علم حلال جاننے والے ایک آپ ہی ہیں۔ (رضی اللہ تعالےٰ جل شانہ عنہم اجمعین)

(تفریح الخاطر ص 89)

فائدہ۔ اس سے ثابت ہوا کہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حنبلی فقہ پر از خود کاربند نہیں ہوئے بلکہ بحکم حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہوئے ہیں۔

حنفیت سے تعلق

ذکروا ان ابا حنیفة رضی اللہ عنہ التقی بالروحانیة مع الغوث فقال یا سلطان یا سید عبدالقادر ماالسبب انك اخترت فی الشریعة مذھب الامام احمد بن حنبل وما اخترك مذھبی وانا ممن استغاض من جدك الامام جعفر الصادق رضی اللہ

منقول ہے کہ عالم ارواح میں سیدنا غوث اعظم سے سیدنا امام اعظم کی ملاقات ہوئی تو فرمایا اے سلطان اے سید عبدالقادر کیا وجہ ہے کہ آپ نے امام احمد حنبل کی تقلید قبول کی اور میری تقلید اختیار نہ فرمائی حالانکہ میں آپ کے دادا امام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیض یافتہ ہوں۔اس کا جواب آپ نے وہی دیا جو اوپر مذکور ہے کہ نانا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حکم یہی ہے۔

ایک مخفی راز کا انکشاف

غیر مقلدین کی ٹولی نہ صرف معمولی دھوکہ کا دھندا کرتی ہے بلکہ چابکدستی سے بڑی بڑی کتابوں کو بزرگوں سے منسوب کر دیتے ہیں۔شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کے نام دو کتابیں چھاپیں اور دیگر بزرگوں کی تصانیف میں عبارت گھسیڑ یں اور حال ہی میں غیر مقلدوں نے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب غنیۃ الطالبین کو اردو ترجمہ میں ڈھال کر مع متن کے چھاپا اور اتنا بہادری فرمائی کہ کتاب میں بیس تراویح کے بجائے آٹھ تراویح لکھ مارا تا کہ عوام سمجھیں کہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ان غیر مقلدین کی طرح آٹھ تراویح پڑھتے تھے چنانچہ ملاحظہ ہو۔

وھی احدی عشرۃ رکعة مع الوتر ۔اور تراویح وتر سمیت گیارہ رکعتیں ہیں۔(غنیۃ الطالبین مکتبہ سعودیہ کراچی،ص739)

حالانکہ غنیۃ الطالبین دنیا کی کثیر الاشاعت مشہور کتاب ہے اور اس میں صاف لکھا ہے کہ صلوٰۃ التراویح سنۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھی عشرون رکعۃ نماز تراویح سنت ہے اور اس کی بیس رکعت ہیں۔(غنیۃ الطالبین کے عربی متن اور اس کے فارسی اردو ترجمہ کے ہر نسخہ میں یہ عبارت انہی الفاظ کے ساتھ موجود ہے) لیکن سنگدل اور بدیانت وہابی نے عشرون بیس کا اصل لفظ اڑا دیا اور عبارت میں اپنی طرف سے احدی عشرۃ (گیارہ) لفظ شامل کر کے مع الوتر کا بھی از خود اضافہ کر دیا۔اس کی تفصیل دیکھئے فقیر کی کتاب ہدیۃ السالکین

سوال۔ غنیۃ الطالبین میں بدمذہب فرقے لکھے ہیں۔ان میں یہ بھی لکھا ہے کہ حنفی بدمذہب ہیں اس لئے کہ وہ مرجیہ ہیں۔

الجواب ۔اولاً کتاب کا انتساب صحیح نہیں جیسا کہ تفصیل سے ہم نے عرض کردیا ہے اگر ہوتو یہ عبارت کسی متعصب دشمن مذہب حنفی نے اس میں درج کی ہے اس کے متعلق چند شواہد ہیں۔

1۔حضرت علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمہ اللہ تعالےٰ اس کتاب کا ترجمہ فارسی میں لکھا جب اسی عبارت یعنی مذکورہ سوال کے اعتراض والی عبارت کا ترجمہ لکھا تو اس پر ضروری نوٹ کے طور لکھا کہ،، یہ عبارت کسی متبدع نے ملادی ہے۔

2۔یہی بات قرین قیاس بھی ہے جیسا کہ ہمارے دور میں کراچی کے غیر مقلدین نے غنیۃ الطالبین مترجم چھاپی تو اس میں بیس تراویح کی جگہ پر آٹھ لکھ دی۔

3۔اسی کتاب غنیۃ میں ہے۔ایک فصل والذی یؤ مر بہ ولا ینکر علی حزبین ۔ص53 ج1 ۔ باندھ کر عوام کو تنبیہہ فرمائی ہے کہ فقیہ اور واعظ پر لازم ہے کہ مسائل اختلافیہ (جنہیں ائمہ اربعہ نے بیان کیا ہے) کا انکار نہ کرے یعنی نہ شافعی المذہب حنفی پچ اعتراض کرے اور نہ حنبلی شافعی پر وغیرہ وغیرہ۔اس لئے کہ اس طرح سے جماعت میں انتشار پھیلانا ہے اور وہ ناجائز ہے۔الخ اصل عبارت یہ ہے۔

یکن لاحد ممن ھو علی مذھب الامام احمد و الشافعی رحمحما اللہ الانکار علیہ۔۔ولا ینبغی للفقیہ ان یحمل الناس علی مذھبہ ولا یشدد علیھم واذ ثبت ھذا فالانکار انکا یتعین فی خرق الاجماع ۔۔الخ

اس عبارت سے واضح ہوا کہ پیر پیران میر میران قدس سرہ کے نزدیک امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ صاحب حق اور سچے اور صحیح مذہب والے تھے اور ثابت ہوا کہ مذکورہ بالا عبارت جعلی ہے یہ کسی بدمذہب متعصب کی کاروائی یا مؤدل ہے۔

4۔جامع الفتاوٰی ص 235 ج 2 میں مولانا نظام الدین ملتانی مرحوم لکھتے ہیں کہ کتب تواریخ وتصوف میں لکھا ہے کہ پیر صاحب مذہب حنفی کو اعلٰی جانتے تھے اور آخری عمر کے حصہ کو اسی مذہب پر پورا فرمایا۔

5۔معترض نے اصل عبارت لکھی ہے اور نہ صفحہ کی نشاندہی کی ہے اگر اصل عبارت لکھا تو بات کا تبنگڑ نہ بن جاتا۔

اصل بات یوں ہے واما الحنیفۃ فھم بعض اصحاب ابی حنیفۃ ص 9 ج بہرحال حنیفہ کے بعض اصحاب ابوحنیفہ مرجبہ ء تھے اور یہ ہمارے لئے نقصان دہ کب ہے۔جبکہ اصحاب کا اطلاق دوستوں کے علاوہ مذہبی دم بھرنے والے پر بھی ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مذہب کا دم بھرنے والے دور سابق

میں بدمذہب تھے جیسے زمخشری اور اس کے معتقدین و متعلقین وتلامذہ نہ صرف حنفیت کے مدعی تھی بلکہ بڑی بڑی تصانیف لکھیں جیسے قنیہ وغیرہ اس طرح مرجبہ بھی اور ہمارے دور میں فرقہ دیوبندیہ حنفیۃ کا نہ صرف مدعی ہے بلکہ اصلی ٹھیکیدار بنا ہوا ہے یہاں تک کہ غیر مقلدین جب بھی ہم پر طعن وتشنیع کرتے ہیں تو ہمیں وہی کہتے ہیں حالانکہ ہمارے نزدیک بلکہ وہ خود معترف ہیں کہ وہ وہابی ہیں اور وہابیت خوارج کی شاخ ہے اس سے کوئی اگر خوارج (دیوبندی فرقہ) کے عقائد لکھ کر کہے کہ حنفی یہ کہتے ہیں تو جیسے یہ خوارج (دیوبندی فرقہ) کو لوگ حنفی سمجھیں گے۔ لیکن درحقیقت وہ حنفیت سے کوسوں دور ہیں ایسے ہی وہ اصحاب الحنفیہ بھی ایسے ہی مرجبہ ہونگے جیسے ہمارے دور میں دیوبندی حنفی ہیں۔

معمولات و عقائد کے متعلق ارشادات غوثیہ

سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر آل محمد (صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم) کا نام رفض تو میں سب سے بڑا رافضی ہوں ایسے ہی سیدنا غوف اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مندرج ذیل عقائد و معمولات کا نام وہابیت ہے تو سب سے بڑا وہابی اویسی ہے۔

وھابی غیر مقلدین ھمارے پیر بھائی

یہ کوئی مزاحیہ عنوان نہیں بلکہ موضوع رسالہ بھی یہی ہے کہ غیر مقلدین وہابی غنیۃ الطالبین سر پر رکھ کر ہر سنی (بریلوی) حنفی کو دکھاتے پھرتے ہیں کہ تمہارے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں رفعیدین وغیرہ کرتے تھے لہٰذا وہ وہابی تھے۔ بلکہ حضور قطب الاقطاب غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق غیر مقلدین وہابیوں کے سردار اور مقتدی مولوی ثناءاللہ امرتسری رقمطراز ہیں کہ ہم جماعت اہل حدیث کے افراد یہ یقین رکھتے ہیں کہ حضرت الشیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ بڑے پکے موحد اور پورے متبع سنت تھے جن کو آج کل کی اصطلاح میں اہلحدیث کہا جاتا ہے۔ (اہل حدیث ص3، 7 جون 1940ء)

تبصرہ اویسی غفرلہ

آج کل کی اصطلاح برحق اس لئے کہ وہابی غیر مقلد انہی دنوں میں رجسٹرڈ ہوئی تھی ورنہ یہ اصطلاح تو خیرالقیرون سے چلی آ رہی ہے ورنہ یہ وہابی اسی طرح کے اہلحدیث ہیں جیسے پرویزی چکڑالوی (منکرین حدیث) اہلِ قرآن اگر واقعی انہیں حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلسلہ میں شمولیت کا شوق ہے تو بسروچشم

ودل ماشاد، اگر بقول ان کے غوث اعظم ان کی جماعت کے تھے آیئے ہم سب پیر بھائی بن جائیں۔
فقیر اپنے وہابی پیر بھائیوں کیلئے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصانیف سے ان کے عقائد و معمولات مختصراً عرض کرتا ہے۔

اعتقاد

اعتقاد کا درست کرنا واجب ہے کیونکہ یہ بنیاد ہے۔ فیکون علٰے عقیدۃ السلف الصالح اھل السنۃ۔ پس وہ عقیدہ اہلِ سنت ہے جو سلف صالحین کا عقیدہ تھا۔ (غنیۃ الطالبین ص 836)

فرقہ ناجیہ

بہتر فرقوں میں سے نجات پانے والے فرقے کی نشاندہی کرتے ہوئے فرماتے ہیں الفرقۃ الناجیۃ فھی اھل انسۃ و الجماعۃ نجات پانے والا فرقہ اہل سنت و جماعت ہی ہے۔ (غنیۃ الطالبین، ص 192)

تبصرہ اویسی

میرے وہابی پیر بھائیوں کو محمد بن عبدالوہاب کے عقائد سے توبہ کر کے اہلسنت کے عقائد کا اعلان کرنا چاہیئے ویسے بھی وہ محمد بن عبدالوہاب سے منسوب ہونا گوارہ نہیں کرتے اسی لئے تو انگریز کو درخواست دی کہ ہم کو وہابی کہنے کے مجرم کو سزا دی جائے۔ اسی طرح بحکم غوث اعظم خود کو اب اہلحدیث کے بجائے اہلسنت کہلوائیں۔

لمبی داڑھی یا ایک مشت داڑھی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان یقبض علی لحیتہ فما فضل عن لحیتہ جذہ۔ اپنی ڈاڑھی کو مٹھی سے پکڑتے تھے اور مٹھی سے زائد بالوں کو کاٹ دیتے تھے اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے۔ خذوا ما تحت القبضۃ یعنی مشت سے زائد داڑھی کے بال کاٹ دو۔ (غنیۃ الطالبین ص 33)

مونچھیں کٹوانے کا جواز اور منڈوانے کی ممانعت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لیس منا من خلق الشارب ولان فی ذالك ممثلۃ وذھابا لبھاء الوجہ وجملہ وفی بقاء اصول الشعر زینۃ وجمال۔ جس شخص نے مونچھیں منڈوائیں وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اس واسطے کہ اس میں بچہ پن ہے اور چہرے کی رونق چلی جاتی ہے اور چہرے کی خوبصورتی اور زینت مونچھوں کی جڑوں کو باقی رکھنے میں ہے یعنی

کٹوانے میں ہے منڈوانے میں نہیں۔(غنیۃ الطالبین ص33)

تبصرہ اویسی

یکمشت سے زائد داڑھی اکثر کی حماقت کی نشانی ہے اور سنت بھی یکمشت ہے اسی لئے ہمارے پیر بھائی وہابیوں کو یکمشت سے زائد داڑھی کٹوانی چاہیئے اس پر جتنا خرچ آئیگا وہ فقیر اویسی ادا کریگا۔اطلاع دے کر ممنوع فرمائیں۔

داڑھی مبارک

داڑھی کا رکھنا سنتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ مرد کیلئے زینت بھی ہے یہی وجہ ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام سے لیکر زمانہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تک اس کے خلاف کسی کو اعتراض نہ تھا یہاں تک کہ غیر مسلموں کے پیشواؤں کو بھی داڑھی والا پایا گیا انگریز نے محض اسلام دشمنی میں اس کی مخالفت میں ایڑی چوٹی پر متفق رہے صرف حد بندی میں اختلاف رہا۔اہل سنت مع فضلائے دیوبند قبضہ کے قائل تھے،غیر مقلدین قبضہ کی پابندی کے خلاف رہے۔مودودی نے آکر تمام حدیں توڑ دیں اب اس کی تقلید میں اہلسنت کے بعض ٹیڈی مجتہد اس کے ساتھ گٹھ جوڑ کر رہے تھے۔ یہ ان کی حرمان نصیبی ہے۔داڑھی کے متعلق فقیر کے متعدد رسائل شائع ہوئے اور امام اہلسنت مجدد دین وملت شیخ الاسلام والمسلمین کی کتاب اعفاء اللحیہ سے بڑھ کر کوئی بڑی تحقیق نہیں لاسکتا۔شائقین اس کا مطالعہ فرمائیں فقیر محض مسئلہ کی توضیح میں عرض کرتا ہے۔

داڑھی کی مقدار

اہلسنت متقدمین ومتاخرین متفق ہیں کہ مٹھی بھر داڑھی رکھنا سنت ہے اس کے بعد صرف جائز ہے علماء کرام و مشائخ عظام کی اکثریت اسی مٹھی بھر کی قائل وعامل ہے بعض جواز پر بھی عمل کرتے رہے غیر مقلدین صرف اہلسنت کے ضد میں صرف جواز کے قائل ہیں۔مودودی نے نیا راستہ نکال کر کہا کہ مٹھی سے کم بھی جائز ہے۔آج کل فیشنی مولوی اور پیرسنی عموماً اور مودودی جماعت کے افراس اسی کے عامل وقائل ہیں۔یادرہے کہ کتاب احکام اللحیہ کی روایات میں مطلق اعفوا اللحی داڑھیاں بڑھاؤ اور حضور علیہ السلام کے حلیہ مبارک میں بھی آپ کے لئے کث اللحیہ انبوہ داردارڑھی مبارک والے کا لفظ ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں منقول ہے کان کث اللحیہ (استیعاب) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں بھی کان عظیم

اللحیه۔(اصابتہ) کے الفاظ وارد ہیں۔

مدارج النبوۃ میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

لحیۂ امیر المؤمنین علی پُرمی کرد سینه را۔ و همئیں لحیهء عمر و عثمان۔حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان کی داڑھیاں ان کے سینوں کو بھر دیتی تھیں۔

ان تمام روایات واقوال اور قولی وعملی تصریحات سے داڑھی کا بڑھانا اور لمبا کرنا ایک قبضہ (مشیت بھر) کی تعمیم کرتی ہیں اور مذکورہ احادیث کی تخصیص کیلئے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا ذاتی عمل پیش کرتی ہے جو بخاری شریف باب اللباس میں اس طرح منقول ہے۔

کان ابن عمر اذا حج اواعتمر قبض علی لحیته فما فضل اخذه۔

ابن عمر جب حج یا عمرہ کرتے تو داڑھی کا جو حصہ ایک قبضے سے زیادہ ہوتا اسے کٹوا دیتے۔

اس کے علاوہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ایسا ہی منقول ہے۔(ابوداؤدونسائی وابن ابی شیبہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقدار مسنون کی آخری حد کو اپنے عمل سے بیان فرمایا کہ داڑھی کٹوانے کی آخری حد ایک مشت ہے۔یعنی ایک مشت سے زیادہ کٹوانا جائز ہے اور ایک مشت سے کم کرنا اور کٹوانا بالاتفاق حرام اور خلافِ اجماع ہے کئی علماء ومحققین نے حضرت ابن عمر کے اس عمل کو بیانِ جواز پر محمول کیا ہے اور اس طرح تمام روایات میں تطبیق بھی ہو جاتی ہے،اب اگر کوئی شخص داڑھی کٹوانا چاہے تو مٹھی بھر سے زیادہ بوجہء روایت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کٹوا سکتا ہے اور اس سے کم کٹوانا حرام ہے اور اگر بالکل نہ کٹوائے تو اولی واحسن اور مختار ہے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص داڑھی کو مٹھی بھر سے زیادہ کٹوانا چاہے تو جائز ہے کیونکہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسا ثابت ہے۔

مسائل فقهیه اور وهابیه

پیر صاحب نے نماز میں نیت کرنا زبان سے احسن لکھا ہے چنانچہ (غنیۃ الطالبین ص 86) میں فرماتے ہیں

وان تلفظ ذالك بلسانه كان احسن۔

وضو وتیمّم کی نیت کے بارے میں فرماتے ہیں۔ فان ذكر ذلك بلسانه مع اعتقاده بقلبه كان قد اتے بالفضل (ص6) اور نماز جنازہ کی نیت میں فرماتے ہیں۔ وصفتها ان يقول اصلى على هذا الميت

فرضا علی الکفایة۔ پھر غسل کی نیت میں فرماتے ہیں فان تلفظ به مع اعتقاده بقلبه کان افضل۔

ان سب عبارات کا ماحصل ترجمہ یہ ہے کہ زبان سے نیت کرنا (نماز کی وضو کی تیمّم کی جنازہ کی) افضل اور احسن ہے۔
اب دیکھو کس کی نماز موافق تعلیم بڑے پیر کی ہے ہم لوگ زبان سے نیت کرنا افضل اور احسن کہتے ہیں اور یہی پیر صاحب فرماتے ہیں مگر آپ ہیں کہ نیت کو بدعت کہتے ہیں تو آپ ہی انصاف فرمائیں کہ پیر صاحب کے موافق کون ہے۔

2۔ پیر صاحب نے غنیّہ میں گردن کا مسح وضو کی سنتوں میں لکھا ہے۔ (دیکھو غنیّہ ص 8)
اور آپ ہیں جو اس کو بدعت کہتے ہیں آپ فرمایئے کہ پیر صاحب کے قول کے موافق کون ہے۔ ہاں یہ بھی یاد رہے کہ بدعت کو سنت جاننے والا کون ہوتا ہے اور سنت کو بدعت کہنے والا کون۔ ذرا سوچ سمجھ کر جواب دینا۔

3۔ پیر صاحب غنیّہ ص 33 میں لکھتے ہیں کہ زائر قبر شریف یوں دعاء کرے اللهم انی اتوجه الیك بنبیك علیك سلامك نبی الرحمة یارسول الله وانی اتوجه بك العربی لیغفرلی ذنوبی۔ اے خدا میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں بوسیلہ نبی پاک علیہ السلام جو نبی رحمت ہے یارسول اللہ میں متوجہ ہوتا ہوں تیرے ساتھ اپنے رب کی طرف تاکہ وہ میرے گناہ بخشے۔
پیر صاحب بعد وفات آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کو یارسول اللہ کہنا بلکہ آپ کے وسیلہ سے دعا مانگنا سکھاتے ہیں مگر وہابی ہیں جو اسے شرک کہتے ہیں۔ فرمایئے پیر صاحب ہمارے موافق ہوئے یا آپ کے۔

4۔ غنیه مری ص 34 میں فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کو اسی طرح کہے السلام علیکما یا صاحبی رسول الله ورحمة الله وبرکاته السلام علیك یا ابا بکر الصدیق السلام علیك یا عمر الفاروق۔ دیکھو پیر صاحب نے بلفظ یا مخاطب کر کے سلام کہنا درست لکھا ہے کیا آپ اس کے موافق ہیں؟

5۔ غنیّہ ص 36 میں پیر صاحب نے قیام تعظیمی مستحب لکھا ہے چنانچہ فرمایا ویستحب القیام الامام العادل اولوالدین واهل الدین والورع واکرم الناس۔ یعنی مستحب ہے کھڑا ہونا مستحب ہے یہ حضرت پیر صاحب کا ارشاد ہے لیکن ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو اس قیام کو جائز نہیں سمجھتے پھر انصاف سے فرمائیں کہ وہ

پیر صاحب کے موافق ہیں یا مخالف۔

6۔ پیر صاحب جمعہ کیلئے ایسا گاؤں شرطِ صحت جمعہ لکھتے ہیں جس میں چالیس آدمی عاقل بالغ احرار رہتے ہوں چنانچہ فرماتے ہیں **فکل من لزمۃ الصلوٰۃ الخمس یاسن مہ فرض الجمعۃ اذا کان مستوطنا مقیما ببلدا وقریۃ حامعۃ فیھا اربعین رجلا عقلاء بلغاء احرار۔**

یعنی جس پر پانچ نمازیں فرض ہیں اس پر جمعہ بھی لازم ہے جب وطن میں مقیم ہو شہر میں یا ایسے گاؤں میں جس میں چالیس آدمی، عاقل بالغ احرار ہوں لیکن وہابی ہر جگہ فرض کہتے ہیں۔ چالیس آدمی کو شرط نہیں مانتے تو پیر صاحب کے مخالف ہوئے یا نہیں۔

7۔ پیر صاحب نے غنیۃ میں ایک حدیث نقل کی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی مر جائے اور تم اس پر مٹی برابر کر دو تو چاہیئے کہ تم میں سے ایک اس کی قبر پر کھڑا ہو اور کہے اے فلاں بن فلاں تحقیق وہ مردہ سنتا ہے اور جواب نہیں دیتا دیکھو پیر صاحب تو مردہ کا سننا نقل کرتے ہیں لیکن آج یہ لوگ کہتے ہیں کہ مردہ نہیں سنتا۔

8۔ غنیۃ ص 654 میں پیر صاحب فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کو جائز لکھتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں **فالرابح من یرفع یدیہ بالدعاء الی اللہ اذا فرغ من الصلوٰۃ المکتوبۃ والخاس ھو الذی حزج من المسجد بلا دعاء** کہ نفع اٹھانے والا شخص وہ ہے جس نے نماز فرض کے بعد فراغت حاصل کر کے دعاء کیلئے اللہ تعالیٰ کے آگے ہاتھ اٹھائے اور خاسر وہ ہے جو مسجد سے بلا دعاء نکل گیا۔

یہ پیر صاحب کا ارشاد ہے لیکن حضرات غیر مقلدین اسے بے ثبوت جانتے ہیں اب دیکھئے کون اس ارشاد پر عمل کرتا ہے اور کون اس کا مخالف ہے۔

9۔ پیر صاحب غنیۃ میں فرماتے ہیں **ونومن بان المیت یعرف من تزدرہ اذا تاہ۔** کہ ہمارا ایمان ہے کہ میت کے پاس جب کہ زائر آئے وہ اسے پہچانتی ہے یہ ہے پیر صاحب کا ارشاد لیکن غیر مقلدین نہیں مانتے۔

پیر صاحب فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو قیامت کے دن عرش پر اپنے پاس بٹھائے گا۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ **واھل السنۃ یعتقدون ان اللہ یجلس رسولہ ونبیہ المختار علی سائر رسلہ وانبیائہ معہ علی العرش یوم القیمۃ۔** فرمائیے کیا آپ بھی یہ مانتے ہیں؟ ہرگز امید نہیں۔

10۔ پیر صاحب فرماتے ہیں کہ ہمارا ایمان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے معراج کی رات اپنے رب کو سر کی آنکھوں سے دیکھا۔ چنانچہ فرمایا، ونومن بان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای ربہ عزوجل لیلۃ الاسراء یعنی راسہ لا بفوادہ بعلنی راسہ ولا فی المنان ص 159 مگر وہابیہ نہیں مانتے۔

11۔ پیر صاحب دعا مانگتے ہیں کہ حق سبحانہ وتعالےٰ ان کو از روئے اعتقاد وعمل امام احمد کے مذہب پر مارے اور اسی پر حشر کرے چنانچہ فرماتے ہیں قال الامام ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی واماتنا علی مذھبہ اصلا وفرحا وحشرنا فی زموتہ (ص 871)

اس سے معلوم ہوا کہ آپ حنبلی تھے۔ اکابر اہلحدیث نے اس امر کا اقرار کیا ہے کہ پیر صاحب حنبلی تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے امام احمد کے مذہب کے اتباع میں جمعہ کی نماز کا وقت قبل از زوال لکھا ہے تو مقلد ہونے میں وہ ہمارے موافق ہیں وہ اپنے امام کی تقلید میں جو مسئلہ لکھتے ہیں وہ ہم پر حجت نہیں ہے۔ ہم اپنے امام کے مقلد ہیں۔ وہ اپنے امام کے۔ اگر آپ کو پیر صاحب کا اتباع ہے تو مسائل مذکورہ بالا کے علاوہ تقلید میں بھی انکا اتباع کرو۔ امام صاحب کی تقلید اگر نا گوار ہے تو نہ سہی۔ امام احمد حنبل کی ہی کرو۔

12۔ پیر صاحب فرماتے ہیں کہ جس مسئلہ میں فقہاء کا اختلاف ہے یعنی ایک شخص امام صاحب کا مقلد ہو کر عاقلہ بالغہ نکاح بغیر دلی کرتا ہے یا نا نبیذ پیتا ہے تو امام احمد اور شافعی کے مقلد کو اس پر انکار جائز نہیں چنانچہ فرماتے ہیں اما اذا کان الشئی مما اختلف الفقھاء فیہ وساغ فیہ الاجتھاد کشرب عامی النبیذ مقلد الابی حنیفۃ وتزدج اصرۃ بلادلی ما عرف من مذھبہ لم یکن لاحد ممن ھو علی مذھب الامام احمد و شافی الانکار علیہ۔ ص143۔

دیکھو پیر صاحب امام اعظم کے مقلد کو دوسرے امام کی تقلید سے روکنے کو منع فرماتے ہیں اگر ان کے نزدیک تقلید آئمہ جائز ہوتی تو ایسا کیوں لکھتے معلوم ہوا کہ پیر صاحب مقلد کے لئے امام صحیح اور حق سمجھتے ہیں۔

13۔ غنیۃ کے ص 871 میں پیر صاحب ایک حدیث لکھتے ہیں جس میں حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب امام تکبیر کہے تو تکبیر کہو جب پڑھے تو چپ رہو۔ جب غیر المغضوب علیھم والاضالین کہے تو آمین کہو۔ حدیث کے لفظ یہ ہیں۔ اذا کبر الامام فکبرو واذا قرء فانصتوا واذا قال غیر المغضوب علیھم ولاضالین فقولو آمین۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تکبیر کے بعد جب امام الحمد پڑھے۔ مقتدی خاموش

رہے جب ولا الضالین کہے تو آمین کہے اگر خاموش رہنا بوقت ضم سورۃ ہوتا تو فقولوا آمین کے بعد آتا ہے یہ حکم ولا الضالین پڑھنے سے پہلے آیا ہے اس لئے مقتدی کو خاموش رہنا پیر صاحب کے نزدیک لازم ہوا۔ ہاں پیر صاحب امام احمد بن حنبل کے مقلد تھے اور امام احمد قراۃ سورۃ فاتحہ کو نماز میں فرض قرار نہیں دیتے ملاحظہ ہو جامع ترمذی۔

14۔ پیر صاحب ص 105 میں فرماتے ہیں کہ گیارہ بار قل شریف اور قرآن شریف پڑھ کر صاحب قبر کو اس کا ثواب بھیجے چنانچہ فرمایا۔ وقبرء احدی عشرۃ مرۃ قل ھو اللہ احد وغیرھا من القرآن ویھدی ثواب ذلك لصاحب القبر۔ لیکن اخبار اہلحدیث میں تصریح ہے کہ محدثین کے نزدیک قرآن کا ثواب مُردہ کو نہیں پہنچتا دیکھو اخبار 6 جولائی 28ء اور 10 اگست 28ء اور 29 مارچ 29ء مگر پیر صاحب کے نزدیک پہنچتا ہے۔

15۔ پیر صاحب ص 567 میں فرماتے ہیں کہ نماز تراویح بیس ہے چنانچہ فرمایا۔ وھی عشرون رکعۃ۔ لیکن آپ ہیں کہ بیس رکعت تراویح نہیں مانتے۔

16۔ پیر صاحب غنیّۃ صفحہ 977 میں خدا کے مقبولین کے ذکر میں فرماتے ہیں فیکون من اٗمناء اللہ وشھداء واوارضہ وشحت عبادہ وبلادہ واجائہ واخلائہ۔ وہ شخص اللہ تعالےٰ کے امینوں میں سے ہو جاتا ہے اور اس کے گواہوں سے اور اس کے اوتاد سے اور اس کے بندوں اور شہروں اور دوستوں یا ان کا نگہبان ہو جاتا ہے اسی مضمون کو آپ نے فتوح الغیب کے چوتھے مقالہ میں ذکر کیا ہے جہاں فرمایا ہے۔ فتکون شحنۃ البلاد والعباد۔ یہ ہے پیر صاحب کا ارشاد۔ کیا آپ بھی مقبولان بارگاہ الٰہی کو شحنۃ البلاوالعباد سمجھتے ہیں یا ایسا کہنا آپ کے نزدیک شرک ہے۔

17۔ پھر صاحب فتوح الغیب مقالہ میں فرماتے ہیں بك تنکشف الکروب وبك تسقی الغیوث وبك تنبت الزروع وبك یدفع البلاء والمحن عن الخاص العام۔ کہ تیرے وسیلے سے سختیاں دور ہونگی اور تیرے طفیل مینہ برسیں گے اور زراعتیں ہونگی تیرے ذریعہ سے بلائیں خاص وعدم سے دور ہوں گی۔ آپ لوگوں کا بھی یہی عقیدہ ہے جو پیر صاحب فرماتے ہیں؟

18۔ پیر صاحب فتوح الغیب مقالہ تیرھواں میں فرماتے ہیں۔ قال اللہ فی بعض کتبہ یا ابن آدم انا

لله لا اله الا انا اقول مسی کن فیکون اطعنی اجعلك تقول للشی کن فیکون۔ اے ابن آدم میں اللہ ہوں کوئی معبود نہیں مگر میں میں کہتا ہوں کسی شے کو ہو جا وہ ہو جاتی ہے تو میرا تابعدار ہو تو تمہیں بھی ایسا کر دونگا تو بھی کسی شئے کو کہے کہ ہوگا تو وہ ہو جائے گی کیا آپ بھی مانتے ہیں کہ خدا کے مقبول بندہ کو تکوین می دخل ہے۔

19۔ پیر صاحب غنیّہ ص 997 میں فرماتے ہیں کہ ہر مُرید کیلئے پیر لازم ہے چنانچہ فرماتے ہیں فلا من کن مرید الله عزوجل من شیخ علی ما بینا۔ کیا آپ کا بھی کوئی پیر ہے؟ پھر پیر صاحب فرماتے ہیں کہ مرید کا اپنے پیر کہ حق میں اعتقاد ہونا چاہیئے کہ اس زمانہ میں میرے پیر سے زیادہ کوئی بزرگ نہیں۔ تا کہ اس سے نفع اٹھائے۔

اب فرمایئے کہ موجودہ اہلحدیث کہلوانے والے احباب کس پیر کے مُرید ہیں اگر ہیں تو نعم الوفاق اگر نہیں تو پیر صاحب کے قول کے مخالف۔

غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے دعاوی مبارکہ

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے بہت سے ایسے دعوے کئے ہیں جنہیں وہابی غیر مقلد کفر و شرک سمجھتے ہیں بلکہ ان کی اہلسنت سے لڑائی بھی غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے ان دعاوی کو حق تسلیم کرنے کی وجہ سے ہے۔ چند دعاوی یہاں عرض کردوں۔

1۔ شیخ المحدثین سیدنا شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ زبدۃ الآثار میں لکھتے ہیں۔

قال رضی الله عنه یا ابطال یا اطفال هلموا وخذوا عن هذا البحر الذی لا ساحل له وعزة ربی ان السعدا والاشقیاء یعرضون علی وان بوبوء ة عینی فی اللوح المحفوظ وانا غائض فی بحار علم الله۔ اے بہادرو اے فرزندو آؤ اور اس دریا سے کچھ لے لو۔ جس کا کنارہ ہی نہیں قسم ہے اپنے رب کی تحقیق نیک بخت اور بد بخت لوگ مجھ پر درپیش کئے جاتے ہیں اور ہمارا گوشۂ چشم لوح محفوظ میں رہتا ہے اور میں اللہ کے علموں کے سمندروں میں غوطے لگا رہا ہوں۔

فائدہ:۔ یہ مقولہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا بہجۃ الاسرار سے منقول ہے اور بہجۃ الاسرار ملفوظات غوثیہ ایسے ہی مستند ہے جیسے کتب احادیث میں بخاری شریف۔

2۔قصیدہ غوثیہ میں آپ کا شعر ذیل مشہور ہے۔

نظرت الی بلاد اللہ جمیعا

لخردلة علی حکم الصالی

ہم نے اللہ کے سارے شہروں کو اس طرح دیکھ لیا جیسے چندرائی کے دانہ ملے ہوئے ہیں۔

3۔اور فرمایا۔

کسانی خلعة بطر از عزم

وتوجنی بتیجان الکمال

یعنی ذرہ نواز خدائے قدوس نے مجھے الوعزمی کی پوشاک مرحمت فرمائی ہے جس پر نقش ونگار ہیں اور کمالیت کا تاج میرے سر پر رکھا ہے تمام ولیوں اور قطبوں کا مختار بنایا۔میرا حکم ہر وقت اور ہر حال میں۔

4۔اور فرمایا۔

افلت شمرس الاولین وشمسنا

ابدا علی افق العلی لا تغرب

ہم سے پہلے لوگوں کے سورج غروب ہو گئے اور ہمارا آفتاب ہمیشہ افق پر رہیگا اور کبھی غروب نہ ہوگا۔

انتباہ

وہابی مانے یا نہ مانے غوث پاک رضی اللہ عنہ کا یہ دعوٰی نقد سودا ہے کہ جب سے غوث پاک رضی اللہ عنہ کی ولایت کا غلغلہ چار دانگ عام ہوا تا حال ہر روز نئی آن اور نئی شان سے آگے بڑھتا جا رہا ہے۔امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ نے فرمایا۔

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر

یہ گھٹائیں اسے منظور ہے بڑھانا تیرا

ارشادات:۔آپ کے دیگر ارشادات بھی ملاحظہ ہوں۔

والامناء علی السرائر والخفیات۔ اللہ تعالٰے عزوجل نے اولیاء اللہ کو لوگوں کے دلوں کے بھیدوں اور نیتوں پر مطلع فرمایا ہے کیونکہ میرے نے ان کو دلوں کو ٹوٹلنے والا اور پوشیدہ باتوں کا امین بنایا ہے۔ (غنیة الطالبین

ص 831، 832)

2۔اور فرمایا۔

ثم یجلس علی کرسی التوحید ثم یرفع عنه الحجب پھر ولی توحید کی کرسی پر بیٹھ جاتا ہے۔پھر اس سے تمام حجابات اور پردے دور کر دیئے جاتے ہیں۔(غنیۃ الطالبین ص 862)

فائدہ:۔یہ وہ ارشاد ہے جسے وہابیہ کفر کے فتوی جاری کیے بغیر نہیں رہ سکتے۔

3۔ولایت پر فائز ہونے والے کو فرماتے ہیں۔

فحنیذ تؤمن علےٰ الاسرار والعلوم والعلوم المدینة وغرئبها ویرد لیك التكوین وخرق العادات التی هی من قبیل القدرة التی تكون للمؤمنین فی الجنة فتكون فی هذه الحالة كانك احییت بعدا الموت فی الاخرة فتكون كلیتك قذرة تسمع بالله وتنطق بالله وتبصر بالله قتبطش بالله وتسعی بالله وتعطل بالله۔

پس اس تمام اسرار ہائے خفیہ علم لدنیہ اور اس کے عجائب وغرائب کے امین اور محروم بن جاؤ گے اور تمہیں کائنات کی تکوین اور اس پر تصرف حاصل ہو جائے گا اور تم سے قدرت کی قسم سے وہ خوارق عادات اور کرامات صادر ہوں گی جو مومنین کو جنت میں حاصل ہوں گی پس تم اس حالت میں ایسے ہو جاؤ گے گویا مرنے کے بعد آخرت میں زندہ کئے گئے ہو اور تم کو پوری قدرت حاصل ہوگی تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ سنو گے اسی کے ساتھ دیکھو گے اسی کے ساتھ بولو گے۔

تراویح

نماز تراویح کے متعلق فرماتے ہیں کہ نماز تراویح نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی سنت ہے۔ هــــــی عشرون ركعة۔اس کی تعداد بیس رکعات ہے۔ (غنیۃ الطالبین ص 489)

ہاتھوں کو بوسہ دینا

ان تعانقا وقبل احدهما راء س الاخر ویده علی وجه التبرك والتدین جاز اگر دو شخص بغلگیر ہوں اور ایک دوسرے کا سر اور ہاتھ دیندار اور متقی ہونے کی بناء پر تبرکاً چومیں تو یہ جائز ہے۔ (غنیۃ الطالبین ص 31)

قیام تعظیمی

يستحب القيام للامام العادل و الوالدين و الورع و اكرم الناس ۔عادل بادشاہ، والدین، دیندار، پرہیزگار اور بزرگ آدمی کی تعظیم کیلئے کھڑا ہونا مستحب ہے۔ (غنية الطالبين ص 31)

اولياء الله کو علم غیب

اولیاءاللہ کے علم غیب کے متعلق فرماتے ہیں۔

1۔يكشف لهم عن الملكوت تضى لهم الوا ع العلوم من الجبروت وينقون غراب الحكم والعلوم ويطلعون علٰے ماغاب عنهم الاقسام و الحفوظ۔

اولیاءاللہ پر عالم ملکوت منکشف ہوجاتا ہے اوران پر عالم جبروت کے کئی قسم کے علوم روشن ہوجاتے ہیں عجیب وغریب علوم اور حکمتیں ان پر القاء کئے جاتے ہیں اور کئی قسم کی غیبی خبروں سے مطلع ہوتے ہیں۔(غنية الطالبين)

2۔ اذا طلبت الله بالصدق اعطاك مراة تبصر فيها كل شيى من عجائب الدنيا و الاخرة۔ جب تو اللہ کا سچائی سے طالب ہوگا تو اللہ تعالیٰ تجھے ایک باطنی آئینہ عطاء کریگا جس میں تو دنیا اور آخرت کے تمام عجائبات دیکھے گا۔(غنية الطالبين ص 927)

3۔ هو عزوجل اطلعهم علے ما اضمرت قلوب العباد وانطرت عليه النيات اذ جعلهم ربى جراسيس القرب۔ اسی کے ساتھ پکڑوگے۔اسی کے ساتھ چلو گے اسی کے ساتھ سوچو گے۔(فتوح الغيب عربى مقاله نمبر 40غنية الطالبين ص 833)

4۔جب انسان فنافی اللہ ہوجاتا ہے اور یہ ولایت اور ابدالیت کا انتہائی درجہ ہوتا ہے۔ثم قد يرد اليه التكوين فيكون جميع ما يحتاج اليه باذن الله۔ پھر اس کو کائنات پر تصرف کرنے والا بنادیا جاتا ہے پس وہ جس امر کی خواہش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسی طرح ہوجاتی ہے۔(فتوح الغيب مقاله نمبر 46)

5۔ بك تنكشف الكروب وبك تسقى الغيوث وبك تنبت الزروع وبك تدفع البلايا والمحن عن الخاص والعام۔ تمہاری طفیل لوگوں کے غم، تکالیف اور سختیاں دور ہوجائیں گی اور تیری دعاء اور برکت سے بارش ہوگی۔ تیرے وسیلے سے کھیت اگائے جائیں گے اور تمہاری امداد سے خاص وعام بندوں کے مصائب وآلام اور بلیات دور کی جائیں گی۔(فتوح الغيب مقاله نمبر 4)

قصیدہ غوثیہ شریف کا ایک ایک شعر وہابیہ کے لئے زہر قاتل سے کم نہیں چند اشعار تبرکاً ملاحظہ ہوں۔

واطلعنی علی سر قدیم
وقلدنی واعطانی سؤالی
مجھے ہے سر قرآن سے نوازا تاج پہنایا
جو کچھ مانگا مجھے دیتا رہا خالق اکبر

وولانی ولی الاقطاب جمعا
فحکمی نافذ فی کل حال
مجھے حق نے تمام اقطاب کا حاکم بنایا ہے
مرا ہر حال میں حکم نافذ ہے زمانے پر

فلوا القیت سری فی بحار
لصار الکل غور فی الزوال
جو دریاؤں میں اپنا راز ڈالوں آب ہو غائب
خدا کی شان سے ہر کبر ہونا پید پیدا بر

ولو القیت سری فی جبال
لدکت واختفت بین الرمال
اگر ڈالوں میں اپنا راز پتھر کے پہاڑوں میں
تو ریگ دشت کے ذروں میں گم ہوجائیں پس پس کر

ولو القیت سری فوق نار
لخمدت وانطفت من سر حالی
اگر ڈالوں میں اپنا راز لوگو! جسم بے جان پر
خدائے پاک کی قدرت سے اٹھے زندگی پاکر

وما منها شهور او دهور
تمر وبنقضی الا اتالی

زمانہ یا مہینہ ایسا دنیا میں نہیں آتا

غلامانہ سلامی جو نہ دے پہلے مرے در پر

وتخبرنی بما یاتی ویجری

او تعلمنی فاقصر عن جدالی

مجھے ماضی و مستقبل سے خود آگاہ کرتا ہے

مرا تابع ہے سارا وقت چپ منکر خودسر

مریدی هم وطب واشطح وغنی

وافعل ما تشا فالاسم عالی

مرے طالب نڈر ہو مست ہوا اور گیت گاجا

مرے صدقے خدا کا فضل ہے تجھ پر جو چاہے کر

مریدی لاتخف اللہ ربی

اعطانی رفعة نلت المنالی

مرے طالب نہ ڈر اللہ میرا رب ہے اور اس نے

وہ دی رفعت کیا ہر آرزو سے مجھ کو بہرہ ور

بلاد اللہ ملکی تحت حکمی

ووقتی قبل قلبی قد صفالی

خدا کے شہر میرا ملک ہیں میں ان کا حاکم ہوں

کہ تھا قبل از ولادت بھی مرا دل اوج صفوت پر

نظرت الی بلاد اللہ جمعا

کخردلة علی حکم اتصال

خدا کے شہر سب کے سب ہیں یوں پیش نظر میرے

کہ جیسے سامنے ہوں رائی کے دانے ہتھیلی پر

مـــریـــدی لا تـــخـف واش فـــانـــی
عـــزوم قـــاتـــل عـــنـــد الـــقـــتـــال

کہاں مجھ سا عدو کش اور صاحب عزم میدان میں
کسی بدگو سے اے مرے مرید با صفا مت ڈر

تمت بالخیر